جلد ۳۴	۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش	۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ	۱۴ مئی ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت۔ آج صبح دس بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دو تین روز کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حرم رابع مکرم چودہری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب بھی ہیں۔ ۷ بجے شام ڈلہوزی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور معہ خدام ۵ بجے شام بخیریت پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور نے اپنے بعد جناب مولوی شیر علی صاحب کو امیر مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اب اچھی ہے۔

افسوس آج جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر اعلےٰ کے داہنے پہلو خصوصاً ...

علماء کے اشغال

اسلام میں علماء کے طبقہ کو جس قدر عظمت اور اہمیت دی گئی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ لیکن جو علماء اپنے دینی اور مذہبی فرائض سے غافل ہو جائیں۔ اور لوگوں کے لئے ہدایت کی بجائے گمراہی کے سامان مہیا کریں۔ ان کے لئے تنبیہہ بھی نہایت شدید فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ ایسے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے بعد علماء کو امت کی روحانی تربیت اور تبلیغ اسلام ایسے عظیم الشان مقاصد کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا۔ علماء جب تک اپنی ذمہ واریوں کو پوری طرح محسوس کرتے رہے۔ مسلمان ہر لحاظ سے ترقی کرتے رہے لیکن جب وہ اپنے منصب کی پاکیزگی اور برتری کو فراموش کر کے دنیا کے دھندوں میں پھنس گئے۔ تو پھر مسلمان بھی ہر لحاظ سے گرتے چلے گئے اور دنیا کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ جب کسی قوم کے عالم اور جاہل دونوں بگڑ جائیں تو پھر بجز کسی آسمانی مصلح کے کبھی ایسی قوم ترقی حاصل نہیں کر سکتی۔

آج کل مسلمانوں کے علماء جن مشاغل میں مصروف ہیں۔ اس کی ایک دھندلی سی جھلک ملاحظہ ہو۔ ہندوستان کے "شیخ الاسلام اور صدر جمعیۃ العلماء ہند" مولانا حسین احمد صاحب مدنی" نے اپنے رفقاء کو مخاطب کر کے اعلان فرمایا ہے۔ کہ

"جمعیۃ علماء کے تمام اراکین ممبران عہدہ داران اور تمام ہمدردان جمعیۃ علماء سے میری پُرزور استدعا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء کی مکمل تنظیم اس کے دائرہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے اور اس کے رضا کارانہ نظام یعنی انصار اللہ کے مستحکم کرنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں"

مندرجہ بالا سطور سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید "شیخ الاسلام" صاحب کو اپنے حقیقی فرائض کا کچھ احساس ہو چلا ہے اور وہ تبلیغ اسلام یا کم از کم مسلمانوں کی دینی تربیت و اصلاح کے لئے اپنی جمعیت کو منظم کرنا چاہتے ہیں لیکن قارئین کو تعجب ہوگا۔ کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی بہتری اور اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کی تخریب اور ان کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اسی رضا کارانہ نظام یعنی "انصار اللہ" کو مستحکم کرنے کی غرض بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"دوران الیکشن میں مخالفین جمعیۃ علماء کی جانب سے جس جبر و تشدد۔ جس انسانیت سوز۔ ننگ اسلام بربریت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور ان تہذیب اور دعویداران تحفظ اسلام کی جانب سے جمعیۃ علماء کے غریب اور کمزور ہمدردان پر جو زیادتیاں انتخابات کے بعد جاری ہیں۔ ان کے انسداد کی صورت بھی صرف یہ ہے کہ جمعیۃ علماء کے نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے"

گویا انصار اللہ کا یہ نظام مسلمانوں کی اکثریت کی سیاسی نمائندہ مسلم لیگ کو ختم کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے بحالیکہ مسلم لیگ غیر مسلموں کے نرغے میں پہلے ہی بُری طرح پھنسی ہوئی ہے۔

احمدیت کے مقابل پر مسلمان بالعموم کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کسی مامور اور مصلح کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے علماء ہی کافی ہیں۔ لیکن مسلمان خدارا غور کریں۔ کہ جب موجودہ علماء کی یہ حالت ہو۔ کہ دین کی اشاعت اور ترقی کا تو کبھی بھولے سے بھی ذکر نہ کریں۔ اور مسلمانوں کی دینی تعلیم و تربیت کا انہیں کوئی فکر ہو۔ لیکن سیاسی اختلافات کی بناء پر اکھاڑے قائم کر کے غیروں کو اپنا تماشہ دکھائیں۔ اور مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرنے کے زیادہ سے زیادہ سامان مہیا کریں۔ ان حالات میں علماء کا وجود مسلمانوں کے لئے کہاں تک مفید ہو سکتا ہے۔ مفید ہونا تو الگ رہا اس قدر نقصان رساں ہے کہ شاید کسی دشمن کا وجود بھی اتنا نقصان رساں نہ ہو۔

یہی وقت ہے جب خدا تعالےٰ اپنا وہ مامور اور مصلح بھیجے جس کا وعدہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ دیا۔ اور جسے آپ نے مسیح اور مہدی قرار دیا۔ چنانچہ وہ آ گیا جس کی جی چاہے قبول کرے

تین احمدی نوجوانوں کی شاندار کامیابی

ہمارے تین واقفین زندگی چودہری مشتاق احمد صاحب ظہیر چودہری محمد رفیق احمد صاحب اور راجہ بشیر احمد صاحب نے all India Commercial association کے ماتحت D. Com. (Degree in Commerce) کا فروری ۱۹۴۶ء میں امتحان دیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے چودہری مشتاق احمد صاحب تمام ہندوستان میں اول اور محمد رفیق احمد صاحب دوم رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تینوں نوجوان سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ...

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

کارخانہ کشید روغن کے اجراء کی تجویز

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

احباب کو ایک عرصہ سے یہ اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بعض تجاویز کے ماتحت بعض کارخانے کھولنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے کشید تیل کا کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ ایک لمیٹڈ کمپنی کی صورت میں چلایا جائے گا۔ جس کا سرمایہ دس لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ سردست پانچ لاکھ کے حصے فروخت کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں سے کمپنی کے اجراء کے بعد ایک سال کے اندر مختلف اقساط میں تین لاکھ روپیہ جمع کیا جائے گا۔

سب سے بڑی مشکل اس سکیم کے چلانے اور دوسری سکیموں کے چلانے میں تجربہ کار یا ایسے ہوشیار آدمیوں کا میسر نہ آنا ہے۔ جو سر دھڑ کی بازی ان کاموں کو کامیاب کرنے میں لگا دیں۔ پست اقوام ہمیشہ ابھرنے کے لئے اسی قسم کی قربانی کی محتاج ہوتی ہیں۔ جس قوم میں ایسے نوجوان پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کام کو گزارہ کے طور پر اختیار نہیں کرتے، بلکہ خود اس کام میں محو ہو کر اسے موجودہ بلندیوں سے بھی اوپر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہی اقوام اپنے ہمعصروں میں عزت و رتبہ حاصل کرتی ہیں۔ اور جن کا کام ہمیشہ روٹی کپڑے کے گزارہ کی شکل میں رہتا ہے۔ وہ ترقی نہیں کر سکتیں بلکہ پستی کی طرف جاتی ہیں۔ ہماری جماعت تجارت میں بہت ہی پسماندہ ہے۔ اور اس وقت تک کہ اس کے متعدد ہوشیار نوجوان اپنی زندگیوں کو جماعت کی ترقی کے مقصد کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ نہ جماعت ایک نئے دور میں داخل ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہمارے نوجوان معزز قوموں میں عزت حاصل کرنے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دین کے لئے قربانیاں پیش کرنے کے باوجود ہماری قوم میں ابھی ایسے افراد موجود ہیں۔ جو دوسرے ملی کاموں کے لئے اپنے آپ کو پیش کر کے جماعتی ترقی کا سامان پیدا کرنے اور عزت دوام حاصل کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور گورنمنٹ میں رجسٹرڈ کرایا جائے۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کام کو چلانے کے لئے ہمیں کس قابلیت کے اور کتنے آدمی مل سکتے ہیں۔ یہ کارخانہ سندھ یا پنجاب میں جاری ہو گا۔ اور وہیں ان کارکنوں کو رہنا ہو گا۔ سب سے پہلے نیجر کا سوال ہے۔ اس کے لئے تیلوں کے ماہر سائنس کا گریجوایٹ میسر آجائے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن ایسا نہ ہو۔ تو ہر اچھا تعلیم یافتہ شخص جسے انتظامی کاموں کا بھی تجربہ ہو۔ اس کام کو چلانے کا اہل ہو سکتا ہے۔ اصل فیصلہ تو کمپنی ہی کرے گی۔ مگر میں اتنا اندازہ بتا سکتا ہوں۔ کہ نیجر کی ابتدائی تنخواہ تین سو سے پانچ سو تک مقرر ہو گی۔ اور اس کے علاوہ منافع میں بھی اس کا حصہ رکھا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ کام چلانے میں کامیاب ہو۔ تو آٹھ ہزار سے پندرہ ہزار سالانہ تک اسے آمد ہو سکے گی۔ جو احمدی نوجوان انتظامی کاموں کا تجربہ رکھتے ہوں اور ان کی تعلیم اور ان کا تجربہ اس عہدہ کے مطابق ہو۔ اور وہ اس کام کو ایک جماعتی کام سمجھ کر کرنے کے لئے تیار ہوں وہ مجھے اپنے نام بھجوا دیں۔ جن احمدیوں کو فوج میں ایک لمبے عرصہ تک کیپٹن یا میجر کے عہدہ پر کام کرنے کا موقعہ ملا ہو۔ میرے نزدیک وہ بھی اس کام کے اہل ہو سکتے ہیں۔ جنرل مینیجر کے عہدہ کے علاوہ سیلز مینیجر۔ ہیڈ کلرک۔ ہیڈ اکاؤنٹنٹ وغیرہ عہدوں کی بھی ضرورت ہو گی۔ ان عہدوں کے لئے بھی ان کے مناسب حال قابلیت والے دوست اپنے نام بھجوا دیں۔ ان درخواستوں کے آنے کے بعد یہ معلوم ہونے پر کہ ہماری جماعت میں مناسب حال آدمی مل سکتے ہیں۔ اس کارخانہ کے اجراء کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مگر اس عرصہ میں وہ دوست بھی جو اس کارخانہ میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ اس امر کی اطلاع محکمہ تجارت تحریک کو دینی شروع کر دیں۔ کہ وہ کس قدر حصہ اس کارخانہ میں لے سکیں گے۔ سرسری واقفیت کے لئے اس قدر بتایا جا سکتا ہے۔ کہ اس کارخانہ کے ٹھیک طور پر چل جانے پر دس سے پندرہ فی صدی منافعہ کی امید کی جاتی ہے۔ یہ منافعہ باقی سب اخراجات نکالنے کے بعد ہو گا۔ پس بظاہر اس کارخانہ میں حصہ لینے والوں کو پورا روپیہ دس بارہ سال میں واپس آ جائیگا۔ اور پھر منافعہ پر ہی ان کی تجارت چلتی چلی جائیگی انشاء اللہ۔

والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد

اماکم منکم کے مصداق

ہمارا دعوےٰ ہے کہ ابن مریم اور امام مہدی ایک ہی ظہور کے دو صفاتی نام ہیں۔ اور ان دونوں صفات کے مصداق امام الزمان حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا کہ عیسائیت اور دوسرے ادیان باطلہ کے دجالی غلبہ کو پاش پاش کرکے دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت اور اس کے غلبہ کے سامان کریں۔ اور مقام مہدویت کے نفوذ کو بروئے کار لائیں۔ ہمارا یہ دعوےٰ اپنے ساتھ ایسے زبردست دلائل وبراہین رکھتا ہے۔ کہ جن کا دشمن کے پاس کوئی جواب نہیں۔ ان دلائل میں سے ایک دلیل صحیح البخاری کی وہ حدیث ہے جس کا ایک ٹکڑہ اس مضمون کا عنوان ہے۔ اور پوری حدیث اس طرح پر ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم یعنی اے مسلمانو تمہارے ماضی حال اور مستقبل پر مبنی احساسات کس قدر عجیب وغریب ہونگے۔ اور تم کس قسم کے حالات میں سے گزر رہے ہوگے جبکہ تمہارے امام ابن مریم تم میں اس شان سے آئینگے کہ وہ تم میں سے ہی ہونگے۔ اور تمہاری طرح میری امت کا ہی ایک فرد ہونگے۔

یہ حدیث اپنی ترکیبی اور معنوی خصوصیات کے صداقت کے متعدد دلائل اپنے اندر رکھتی ہے۔ لیکن اس وقت میں صرف اس کے ترکیبی پہلو پر روشنی ڈالونگا۔ حق اپنے ساتھ دلائل رکھتا ہے۔ لیکن باطل کے پاس چند مبہم دعاوی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ الفاظ کے پردوں میں اس کے مبہم دعاوی دلائل کا رنگ اختیار کرجائیں۔ اور دعوے کو دلیل بناکر اپنی کمزوریوں کو چھپا لیا جائے۔ یہی طریق اس حدیث کے متعلق بھی غیر احمدیوں کا ہے۔ مثلاً غیر احمدی علماء کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ وامامکم منکم میں واؤ عاطفہ ہے اور عطف چونکہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغائرت کا ثبوت ہوتا ہے اس لئے ابن مریم اور امام ایک وجود نہیں ہوسکتے۔ بلکہ یہ دو مختلف وجود ہیں۔ جن میں سے ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ اور دوسرا زمین پر ماں کے پیٹ سے پیدا ہوگا۔ لیکن اس دعوے کی تفصیلات پر اگر گفتگو کی جائے۔ تو سوائے ادھر ادھر کی طول کلامی کے وہ کوئی معقول توجیہہ پیش نہیں کرسکتے۔ کیونکہ سوال یہ ہے کہ اگر یہ واؤ عاطفہ ہے تو معطوف کا عطف کس پر ہوگا۔ کیونکہ عطف کے لئے معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر عطف کی تصحیح ممکن نہیں۔ اس جگہ معطوف تو متعین ہے۔ یعنی امامکم منکم اب اگر اس کا معطوف علیہ اذا نزل فیکم ابن مریم بنائیں۔ تو یہ ایک بے معنی سا فقرہ بن جائے گا۔ کیونکہ اس صورت میں امامکم منکم کیف انتم کے ماتحت ہوگا۔ اور معنے یہ بنیں گے کہ "اے مسلمانو تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم میں ابن مریم نازل ہونگے۔ اور تمہارا کیا حال ہوگا۔ تمہارا امام تم میں سے ہے" یہ عبارت بالکل غیر مربوط اور بے معنے ہے۔ دوسرے یہ عطف جملہ اسمیہ کا جملیہ فعلیہ پر ہوگا۔ جو بعض علماء کے نزدیک تو جائز ہی نہیں۔ اور بعض کے نزدیک جائز تو ہے لیکن یہ کلام کو غیر فصیح بنادیتا ہے۔ حالانکہ یہ کلام اس ہستی کا ہے جو اوتیت جوامع الکلم کی مصداق ہے اور افصح العرب والعجم ہونے کے علاوہ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ کی شان جلالی کا مرکز بھی ہے پھر جو لوگ اس قسم کے عطف کے جواز کے قائل ہیں۔ وہ سوائے چند مختلف فیہ اور ذومعنیین جملوں کے اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی نظیر پیش نہیں کرسکتے۔ مثلاً وہ اپنے اس دعوے کے جواز میں ایک نظیر ھو حسبی ونعم الوکیل پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ جملہ نظیر بننے کے قابل نہیں۔ کیونکہ اول تو ھو حسبی کا معطوف علیہ ہونا ہی متنازعہ فیہ امر ہے۔ اس لئے کہ علماء نے صرف "حسبی" کو بھی معطوف علیہ بنایا ہے۔ یعنی حسبی بمعنے یحسبنی مقدر ع جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہے اور نعم الوکیل جملہ فعلیہ معطوف ہے۔ دوسرے اگر "ھو حسبی" پورے جملہ کو ہی معطوف علیہ تسلیم کرلیا جائے۔ تو پھر بھی قائلین کا مطلب حل نہیں ہو۔ کیونکہ "ھو حسبی" من کل الوجوہ جملہ اسمیہ خبریہ نہیں بلکہ جملہ انشائیہ ہے۔ کیونکہ اس کے معنے ہیں کہ "وہ مجھے کافی ہو" جو التجا کی صورت میں مفہوم انشاء ہے نہ کہ مفہوم خبر۔ پس معنوی اعتبار سے یہ خالص جملہ اسمیہ خبریہ نہیں اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بعتُ واشتریتُ لفظی اعتبار سے تو فعل ماضی ہیں۔ اور اس لحاظ سے جملہ فعلیہ خبریہ بھی بنتے ہیں۔ لیکن معنوی اعتبار سے یہ جملہ انشائیہ ہیں۔ کیونکہ یہ عقود سے تعلق رکھتے ہیں اور عقود کا شمار جملہ انشائیہ میں ہوتا ہے نہ کہ جملہ خبریہ میں غرض کلام عرب میں کوئی ایسی واضح نظیر نہیں ملتی جس سے ثابت ہو کہ خالص جملہ فعلیہ کا عطف خالص جملہ اسمیہ پر یا خالص جملہ اسمیہ کا عطف خالص جملہ فعلیہ پر ہو۔

تیسرے اگر بالفرض اسکا جواز تسلیم بھی کرلیا جائے۔ تو پھر بھی ایسا عطف مجاز ہے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ کہ جملہ فعلیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر ہو۔ اور جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر۔ اصل اور حقیقت کو چھوڑنا اور مجاز کو اختیار کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حقیقت پر عمل کرنا ممکن ہو۔ پس جیسا کہ ہم ثابت کرینگے کہ اس حدیث کا ایسا مفہوم ہے جو نہ صرف ممکن ہے بلکہ حقیقتاً وہی صحیح مفہوم ہے تو پھر کونسی ضرورت اس بات کے لئے داعی ہے کہ ہم حقیقت کو ترک کرکے ایک متنازعہ فیہ اور نامناسب مجاز کو اختیار کریں۔ یہی اعتراضات اس توجیہہ پر بھی پڑتے ہیں جبکہ امامکم منکم کا عطف نزل فیکم ابن مریم پر کریں۔ کیونکہ نزل جملہ فعلیہ ہے۔ اور امامکم منکم جملہ اسمیہ ہے۔ بعض اوقات ہماری اس تنقید سے گھبرا کر غیر احمدی علماء واؤ عاطفہ کے دعویٰ سے دستبردار ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ واؤ عاطفہ نہیں بلکہ حالیہ ہے۔ لیکن اسکی تفصیلات بھی اتنی ہی خاردار ہیں جتنی کہ واؤ کو عاطفہ قرار دینے کی صورت میں تھیں۔ کیونکہ اسکا توجیہہ پر یہ سوال ہوگا کہ اگر یہ واؤ واؤ حالیہ ہے تو ذوالحال کونسا اسم ہے۔ کیونکہ واؤ حالیہ کے لئے حال اور ذوالحال دونوں کی تعیین نہایت ضروری ہے۔ پس اگر ابن مریم کو جو نزل کا فاعل ہے۔ ذوالحال قرار دیا جائے تو نزول فعل ماضی عامل ذوالحال ہوگا۔ اور حال چونکہ عامل ذوالحال کے لئے بمنزلہ شرط ہوتا ہے۔ کیونکہ مقارن لعاملھا ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے حسب قاعدہ اذا وجد الشرط وجد المشروط حدیث کا مضمون یہ ہوگا۔ کہ جس وقت تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ اس وقت ابن مریم تم میں نازل ہونگے۔ اس مفہوم کی بناء پر یا تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس وقت تک جو ائمہ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ وغیرہ ہوئے ہیں وہ ہم میں سے نہ تھے یا یہ ماننا پڑیگا کہ ابن مریم نازل ہوچکے ہیں۔ لیکن یہ دونوں احتمال مخالف کے مسلمہ عقائد کے خلاف ہیں نہ تو وہ یہ مانتے ہیں کہ ائمۃ المہدیٰ ہم میں سے نہ تھے اور امت محمدیہ سے انکا کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہی وہ یہ ماننے کے لئے تیار ہیں کہ ابن مریم نازل ہوچکے ہیں۔ حالانکہ ابن مریم کو ذوالحال قرار دینے کی صورت میں ان میں سے ایک احتمال کو صحیح تسلیم کرنا ضروری ہے۔

پس حدیث کا ایسا مفہوم جس پر کوئی غبار نہ ہو۔ یہی صورت میں ممکن ہے کہ ابن مریم اور امامکم دونوں فعل نزول کے فاعل ہوں یعنی مفرد کا مفرد پر عطف ہو اس صورت میں نزول سے دونوں کا تعلق اس بات کی دلیل ہوگا۔ کہ یہ عطف مغائرت کی بناء پر نہیں بلکہ تفسیر وتفصیل کے لئے ہے۔ کیونکہ دونوں کے لئے نزول کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ ابن مریم اور امامکم دو متضاد اور مستقل وجود نہیں۔ کہ ان میں سے ایک آسمان سے نازل ہو۔ اور دوسرا زمین پر پیدا ہو۔ بلکہ نازل ہونیوالا ایک ہی وجود ہے جو عیسویت اور امامت کی دو صفات لے کر تمہارے اندر سے ہی مبعوث ہوگا۔ اس بناء پر "منکم" کا لفظ نزل کا متعلق بھی بن سکتا ہے۔ اور ابن مریم کا حال بھی قرار پاسکتا ہے۔ دونوں صورتوں میں معنے یہ ہونگے کہ اسکا نزول نزول من السماء کی صورت میں نہ ہوگا بلکہ اس کے نزول سے مراد اللہ تعالےٰ کیطرف سے اسکی بعثت ہے۔ جو تمہارے اندر سے ہی ہوگی یا اس حالت میں ہوگی کہ وہ تمہاری طرح امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا نہ کہ باہر سے آنے والا ایک اجنبی

غرض حدیث کا یہ مفہوم ایک ایسا مفہوم ہے جس کی تائید نہ صرف حدیث کے الفاظ اور اسکی مخصوص ترکیب کرتی ہے۔ بلکہ دوسری احادیث بھی اسی مفہوم کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے فینزل عیسیٰ بن مریم فامھم اس حدیث میں فامھم کی فاء فاء تفصیلیہ ہے۔ یعنی نزول کی تفصیل منصب امامت ہے۔ جو اس کے سپرد ہوگا۔

خاکسار: ملک سیف الرحمن واقف زندگی تحریک جدید

خدا نہ کرے ہمارے دلوں کی نیکی کی سفیدی گناہوں کی سیاہی میں تبدیل ہو کر ہم خدا تعالیٰ سے دور ہو جائیں

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب انسان کے دل میں کسی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے دل پر ایک سفید نقطہ لگ جاتا ہے۔ شیطان اس کے مخالف اس نیکی کے نہ کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ چنانچہ جب انسان کا نفس کمزوری کھاتا ہے۔ اور اس نیکی کے خیال کو ترک کر دیتا ہے۔ تو وہ سفید نقطہ سیاہ نقطہ میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر اس نفس سے نیکی کا وجود قطعی طور پر مفقود ہو جاتا ہے۔

آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیواؤں کے لئے نیکی بجا لانے کا وہی موقعہ پیدا ہؤا۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے آج سے ۱۳۰۰ سال قبل میسر آیا تھا۔ حضرت اقدس کے جانشین صادق یعنی حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کی اتباع میں حضور کے مقرر فرمودہ دیگر کارپردازوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کو مختلف نیکیوں کی طرف بلایا گیا۔ اور بار بار بلایا گیا۔ اور ہر متنفس کے دل میں ان تحریکوں پر ان مطالبات پر اور ان متواتر اپیلوں پر لبیک کہنے کا خیال ضرور پیدا ہؤا ہوگا۔ اور اس کا دل متمنی ہوگا۔ کہ کسی طرح اڑ کر اپنے آقا۔ اپنے امام۔ اپنے محبوب خلیفۃ المسیح کے قدموں میں پہنچ کر درخواست کرے کہ حضور مجھے جس کام پر لگانا تجویز فرما دیں۔ میں اپنی زندگی اس کام کے سرانجام دینے کے لئے لگا دوں گا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ قوموں کی ترقی بغیر نفوس کی قربانی کے۔ بغیر خون بہائے بغیر ذاتی خواہشات کو مٹائے اور ایک امام کی آواز کے مطابق دیوانہ وار عمل کئے بغیر نصیب نہ ہوگی۔

لیکن نیکی کی اس خواہش کو نفس دنی کی تحریک کی وجہ سے کہ اپنے اعزا و اقربا کو چھوڑ کر آرام و چین کو تیاگ کر دوستوں یاروں بیوی بچوں کی پر لطف صحبت چھوڑ کر کہاں مارا مارا پھرے گا۔ انسان اصل مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ اور قوم کا خیال اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ خدا کا خیال اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ احکام رسول اور شریعت قرآنیہ کے تحفظ کا خیال اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ تو وہ سفید نقطہ سیاہ نقطہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس طرح بار بار ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ انسان قطعی طور پر شقی القلب واقع ہو جاتا ہے۔ اس کو صرف اور صرف دنیا کا خیال رہتا ہے۔

اور اس کا نتیجہ؟ اس کا نتیجہ ایسے فرد کی قوم کے لئے بہت برا ہوتا ہے۔ جو برے اور اچھے میں امتیاز کے وقت اپنے فرض کو بھول کر اپنے مقصد حیات کو بھول کر چند روزہ دنیا میں بھول جاتی ہے اور سمجھتی ہے۔ کہ اسے موت کے بعد کوئی اور زندگی نہیں ملے گی۔ اور بروز حساب کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ کہ اے قوم جب تجھے تحریک کی گئی تھی۔ کہ قوم کی ترقی ایک امام کے ہاتھ میں ہاتھ اس طریق پر دینے سے ہوتی ہے کہ اس کے بعد کھانا پینا۔ سونا۔ جاگنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا اس امام کے اشارے پر ہو۔ پس تو امام وقت کی تحریکوں پر لبیک کہہ اور اپنے بچوں کو دنیا سے ہٹا کر دین کی طرف لگا۔

(۲) خود اپنی جان قربان کر اور زندگی وقف کر

(۳) تو اپنے فارغ اوقات خصوصاً رخصت کے ایام لازمی طور پر تبلیغ حق میں صرف کر۔

(۴) اگر تو پنشن یافتہ ہے۔ اور تجھے فکر معاش نہیں۔ تو اب بقیہ عمر کو خدا کی راہ میں تبلیغ کے لئے وقف کر۔

(۵) تو ہر طرح سے دین کو دنیا پر مقدم کر اور کارپردازان شعبۂ تبلیغ کی طرف سے کی گئی تحریکات پر فوری توجہ کر کے خدمت دین کر کے صحیح معنوں میں مجاہد بن۔

(۶) تو اپنے رشتہ داروں دوستوں پر حجت تمام کر۔ اور مجبور کر کہ وہ احمدیت کی طرف توجہ کریں۔ اور غور و تدبر کریں۔

تو کیا تو نے ان آوازوں پر لبیک کہی جبکہ تیرے دل میں فوری تحریک ہوئی کہ یہ نیک کام کرنا چاہیئے۔ تو کیوں پھر معمولی معمولی عذرات کو سامنے رکھ کر ان کی طرف سے لاپروا ہو گئی۔ اب تیرا دل بالکل سیاہ ہے۔ تجھ پر کوئی رحم نہ کیا جائیگا۔ یہ وقت انتہائی بدبختی کا ہمارے لئے ہوگا۔ پس ہر بھائی سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ خدا کے خلیفہ کی کی گئی تحریکات پر فوری طور پر لبیک کہے۔ تا ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کا حقدار۔

پس پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں ہی حضور کے مطالبات پیش کئے جاتے ہیں۔ تا جماعت کے وہ افراد جنہوں نے ابھی توجہ نہیں کی جلد توجہ کریں۔

(۱) ملازمین اپنی رخصتیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کریں۔" تا انہیں تبلیغ یا دیگر ضروری کاموں کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام کہیں مقرر کیا جا سکے۔

(۲) خدمت دین کے لئے باہمت محنتی اور اخلاص شعار گریجوایٹ و مولوی فاضل نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا انہیں تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند میں تبلیغ کے لئے بھجوایا جا سکے۔

(۳) ایسے ملازم۔ زمیندار۔ تاجر اور پیشہ ور جنہیں ایک یا دو یا تین ماہ جتنے عرصہ کی بھی چھٹیاں مل سکتی ہیں یا فراغت ہو سکتی ہے۔ تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ (نوٹ۔ ان ایام کا خرچ خوراک و رہائش کا انتظام وقف کرنے والے احباب خود برداشت کرینگے۔

(۴) ایسے دوست جو اپنے عہدے کی وجہ سے سوسائٹی میں پوزیشن رکھتے ہیں۔ خدمت دین کے لئے تقاریر کریں۔ (اپنی اپنی جگہ تبلیغی جلسے منعقد کرلیں۔ یا ارد گرد کے علاقوں میں اور اس کی اطلاع دفتر ہذا میں دیں۔

(۵) پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں اور بڑی سرکار کا کام کریں۔

(۶) بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان مدرسہ احمدیہ میں بھجوائیں تا وہ دین کے مناد بنیں۔ نہ کہ دنیا کے پرستار۔

(۷) صاحب حیثیت لوگ بچوں کے مستقبل کو سلسلے کے سپرد کر دیں۔ تا سلسلہ ان کو جس طرح چاہے۔ تعلیم دلوائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مبلغین کے اعزاز میں عصرانہ و ایڈریس

قادیان ۱۱ ہجرت (مئی) ہش: مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا جو حال ہی میں ایک لمبے عرصہ تک تبلیغ اسلام کر کے قادیان واپس تشریف لائے تھے اور مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل اور مکرم چودھری محمد عبد اللہ صاحب کو جو حصول تعلیم اور تبلیغ اسلام کی خاطر امریکہ روانہ ہونے والے ہیں۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں دعوت عصرانہ دی گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی از راہ شفقت و ذرہ نوازی اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ خدام الاحمدیہ قادیان کی تمام مجالس (جو میزبان تھیں) کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مجلس مرکزیہ اور صدر انجمن احمدیہ کے ممتاز کارکن اس تقریب میں شامل تھے۔ تقریب کی اہمیت اور حاضرین کی کثرت کے پیش نظر صحن میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ناشتہ کے بعد اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مسعود احمد صاحب نائب معتمد نے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغین کی خدمت میں حسب ذیل ایڈریس پیش کیا:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز!

مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا و مکرم مرزا منور احمد صاحب و مکرم چودھری محمد عبد اللہ صاحب عازمین امریکہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ہمارے دل مسرت اور حمد الٰہی کے جذبات سے لبریز ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خدام احمدیت کو یہ توفیق دے رہا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے نام اور کام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے موجب بنیں۔ چنانچہ آج کے ہمارے مہمان بھی

انہی خوش قسمت خدام میں سے ہیں جنہیں اعلاء کلمۃ اللہ کی توفیق مل رہی ہے۔ ہم تمام خدام جو یہاں جمع ہوئے ہیں ہماری درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو کھول دے۔ اور ہمیں بھی اسلام کے اس جہاد میں شامل ہونے کا موقعہ عطا فرمائے۔

سیدنا! مولوی محمد صادق صاحب کا ایک لمبے عرصہ تک تکالیف اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے میدان جہاد میں سینہ سپر رہنا ہم خدام کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہے۔ اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزا دے اور آئندہ انہیں ہر قسم کی تکالیف اور خطرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

سیدنا! مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ شکر کا مقام ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں مسلسل کئی نوجوانوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ بیرون ممالک میں جا کر تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ ادا کر سکیں۔ چنانچہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اب بھی ہمارے دو نوجوان خدام حصول تعلیم اور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے باہر جا رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ اس امر کو محسوس کرتی ہے کہ تبلیغ اسلام کے لئے باہر نکلنا ہمارا ہی کام ہے۔ اور اس موقعہ پر اس کام کی توفیق ملنے پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہمارے جو دو بھائی باہر جا رہے ہیں ان میں سے ایک مکرم مرزا منور احمد صاحب مجلس کے سرگرم کارکن رہے ہیں۔ اور انہیں سالہا سال تک کئی شعبوں میں اعلیٰ کام کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے جسے ہر رنگ میں احمدیت کا سچا نمونہ کہا جا سکے اور ہر طرح ہم خدام کے لئے باعث فخر ہو۔ اللّٰھم آمین

آخر میں ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ ہم میں سے ہر ایک اس غرض کو پورا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ جس کا حصول حضور کو مقصود ہے۔ اور یہ بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر جبکہ حضور نے ازراہ شفقت مجلس کی درخواست پر تشریف آوری سے نوازا ہے ہمیں اپنی نصائح سے مستفید فرمائیں

ہم ہیں حضور کے خدام
اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ایڈریس کے جواب میں مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا نے سماٹرا میں تبلیغ کی ضرورت بیان فرمائی اور خدام الاحمدیہ کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مرزا منور احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب نے اپنی اپنی تقریر میں تبلیغ اسلام کے مواقع ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے نوجوان بھائیوں کو اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے کی تلقین کی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھنٹہ سوا گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ۔ امریکہ اور جزائر شرق الہند بالخصوص جاوا سماٹرا اور ہندوستان کے بعض جزائر لکا دیپ اور مالدیپ میں تبلیغ کے مواقع کا ذکر فرمایا۔ زمانہ کے دور جدید اور مستقبل میں ہندوستان کی اہمیت اور اس میں تبلیغی جدوجہد کی ضرورت بیان فرماتے ہوئے خدام الاحمدیہ کو تبلیغ کے میدان میں داخل ہونے کی تحریک فرمائی۔ دعا پر یہ پر رونق جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم (بی۔ اے)
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

سابق تحصیلدار صاحب بٹالہ کی تبدیلی

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ چوہدری نذیر احمد صاحب تحصیلدار بٹالہ کی تبدیلی ضلع سیالکوٹ میں ہو گئی ہے۔ اور وہ بٹالہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی تبدیلی کے احکام اوائل ستمبر ۱۹۴۵ء میں صادر ہو گئے تھے۔ جس کی بناء پر انہوں نے اپنا سارا سامان ترن تارن بھیج دیا تھا۔ مگر بعد میں کسی مصلحت کے ماتحت ان کے اس تبادلہ کو منسوخ کر کے ان کو بٹالہ میں روک لیا گیا جس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی تھی کہ تا وہ اس حلقہ کے یونینسٹ امیدوار خان بہادر میاں بدر محی الدین صاحب کو ان کی انتخابی مہم میں امداد دے سکیں۔

سرکاری ملازمین کی رہنمائی کے لئے جو احکام ہمیشہ سے مقرر ہیں ان کا منشاء ہے کہ کوئی سرکاری ملازم انتخابات کے سلسلہ میں مختلف امیدواروں میں سے کسی ایک کی جنبہ داری نہ کرے۔ اس سے قطع نظر ہو کر چوہدری نذیر احمد صاحب نے میاں بدر محی الدین صاحب کو کامیاب بنانے میں کھلم کھلے طور پر سو فیصدی زور لگایا اور علی الاعلان یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ گورنمنٹ نے میری تبدیلی رکوا کر مجھے بٹالہ میں رکھا ہی اس غرض سے ہے کہ میں میاں صاحب کی مدد کروں اور ان کو اپنی کامیابی کی اس وثوق کے ساتھ امید تھی کہ دوسرے امیدواروں کو اپنا روپیہ اور وقت کو بے فائدہ ضائع نہ کرنے کا مشورہ دیتے تھے چوہدری صاحب ایک دلیر اور بے باک افسر ہیں انہوں نے اس معاملہ میں جو کارروائی کی کھلے طور پر کی جس کی گواہ تحصیل بٹالہ کی ساری دنیا ہے کوئی علاقہ اپنی تحصیل میں انہوں نے ایسا نہ چھوڑا جہاں خود جا کر ذیلداروں۔ نمبرداروں۔ پٹواریوں اور قانونگوؤں۔ اور دیگر ذی اثر لوگوں کے ذریعہ ووٹروں کو ترغیب نہ دی ہو کہ وہ میاں بدر محی الدین صاحب کے حق میں ووٹ دیں۔ اور کہیں منت خوشامد سے کام لے کر کہیں ڈرا اور دھمکی دے کر ووٹوں کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے کپڑے کھانڈ اور تیل کے پرمٹ دینے کی جو اجازت ان کو دے رکھی تھی اس کا جو بے جا استعمال کیا گیا اس سے بھی تحصیل بٹالہ کے لوگ بخوبی واقف ہیں میاں بدر محی الدین صاحب کے معاونین کے لئے ان پرمٹوں کا دروازہ فیاضانہ طور پر کھلا تھا۔ دوسروں کے لئے مشکلات اور انکار تھا۔

اس کے علاوہ مسلم لیگ کا جو امیدوار اولاً نامزد کیا گیا اس کو چوہدری نذیر احمد صاحب نے کہہ سنا کر بٹھا دیا۔ دوسرا نامزد ہوا تو اس کے ساتھ ایسی حکمت کھیلی گئی کہ اس کو نامزدگی کی درخواست پیش کرنے کے دن گورداسپور ہی نہ جانے دیا۔ یہ تو خدا تعالیٰ کو ہی منظور تھا کہ میاں بدر محی الدین صاحب کامیاب نہ ہوں ورنہ چوہدری نذیر احمد صاحب نے اپنی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا کہ مسلم لیگ کی طرف سے کوئی امیدوار میدان میں نہ آ سکے۔ اور مقابلہ صرف میاں بدر محی الدین صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے مابین محدود رہے۔

چوہدری نذیر احمد صاحب کو اس الیکشن کے معاملہ میں اس قدر یکسوئی اور انہماک تھا۔ اور برسر اقتدار یونینسٹ وزارت کی حمایت کا اس قدر جوش تھا کہ وہ اس غرض کے لئے اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہونے کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ تو آگے پیچھے اس قسم کی جو بے قاعدگیاں کرتے تھے وہ تو ان کے تحصیل کے سینیئر افسر ہونے کی وجہ سے کسی کے نوٹس میں نہ آتی تھیں مگر ۱۶ فروری کے دن جب نائب تحصیلدار باہر ڈیوٹی پر متعین تھے اور چوہدری نذیر احمد صاحب خزانہ کے انچارج تھے تو اس حالت میں بھی وہ اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو کر موضع قلعہ سدرشن سنگھ میں پہنچ گئے تاکہ ووٹروں کو نکال نکال کر میاں بدر محی الدین صاحب کے حق میں ووٹ دینے کے لئے بھیجیں۔ اس دن اتفاق سے راستے میں ان کا ٹکراؤ مسلم لیگ کے کارکنوں کے ساتھ ہو گیا۔ اور ساجد نامی کسان لوگوں نے تحصیلدار صاحب

جا رہے مرزئی کی ہی جس کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آئندہ دوران انتخابات ان کا صدر مقام سے باہر جانا حکام بالا کی ہدایات کے ماتحت روک دیا گیا۔

یہ تمام واقعات اس قسم کے ہیں کہ اگر گورنمنٹ چاہے تو ذرا سی تحقیقات سے ان کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ امید ہے ہمارے نئے گورنر صاحب کے زمانہ میں اس قسم کی شکایتوں کی طرف سے چشم پوشی نہیں برتی جائے گی۔

اب جبکہ چوہدری فتح محمد صاحب اس حلقہ سے کامیاب ہو گئے تو دوسرا مرحلہ جدوجہد کا میاں بدر محی الدین صاحب کی طرف سے یہ تھا کہ چوہدری فتح محمد صاحب کے خلاف الیکشن پٹیشن کریں اور اس کی تائید میں حلقہ سے جھوٹے سچے گواہ پیدا کئے جائیں۔ اس کام کے لئے چوہدری نذیر احمد صاحب کا بٹالہ میں ٹھہرنا نہایت ضروری تھا۔ مگر اسی اثنا میں فنانشل کمشنر کی طرف سے احکام جاری ہو گئے۔ جن کی رو سے چوہدری نذیر احمد صاحب کا تنزل کر کے ان کو نائب تحصیلدار بنا دیا گیا۔ اور صرف انتقالات اراضی کے کام کے لئے ان کو مخصوص کر دیا گیا۔ اس پر چوہدری صاحب فوراً لاہور پہنچے اور اپنی انتخابی خدمات کا حوالہ دے کر اپنے تنزل اور تبدیلی کے احکام کو منسوخ کروانے میں تو کامیاب ہو گئے۔ مگر اس علاقہ میں ان کی عام شہرت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ اب وزارت بھی ان کو یہاں رکھنے کے معاملہ میں بے بس ہو گئی۔ اور آخرکار نہایت حسرت کے ساتھ ان کو بٹالہ چھوڑنا پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے خلاف قسم قسم کی شکایات گورنمنٹ تک پہنچ چکی ہیں۔ ان کی تحقیقات خفیہ طور پر ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) چودھری دوست محمد خاں صاحب ایم۔اے جالندھر شہر کی لڑکی امسال مولوی کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے (۲) عبد الکریم صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت لکھنؤ کی اہلیہ صاحبہ اور لڑکی بیمار رہے۔ (۳) محمد افضل صاحب ابن ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لاہور ایم۔اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ (۴) لیس نائک، امام علی صاحب جاوا سے بخیریت واپسی اور والدین کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۵) مولوی محمد عثمان صاحب لکھنؤ بعارضہ فالج بیمار ہیں (۶) صعود احمد صاحب ابن ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے بی۔اے کا امتحان دیا ہے۔ (۷) محمد حسین صاحب سٹور کیپر جھانسی کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ (۸) شیخ عبد الکریم صاحب شاہدرہ کا بھتیجا طاہر احمد چند روز سے بیمار ہے۔ (۹) شیخ احمد اللہ صاحب قادیان بلڈ پریشیر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۱۰) عبد العزیز صاحب سراج گنج جالندھر بی۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ (۱۱) اہلیہ صاحبہ مرزا نذیر علی صاحب کلرک بہشتی مقبرہ بیمار ہیں (۱۲) عبد الکریم صاحب بوٹ میکر دار الرحمت کا لڑکا عبد الرشید بیمار ہے (۱۳) امیر احمد صاحب کلرک الفضل کے عزیز محمد ابراہیم صاحب سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۱۴) سید محمد انور صاحب بیرک پور ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور چند روز تک گردہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (۱۵) عبد الستار صاحب کھنڈہ بی۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ (۱۶) خواجہ عنایت اللہ صاحب حال عراق کی چھوٹی بچی شدید بیمار ہے۔ (۱۷) قمر الزمان صاحب پارسل کلرک لاہور بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۱۸) حافظ مبین الحق صاحب شمس بعارضہ انگزیما بیمار ہیں (۱۹) پیر عبد الرشید صاحب ڈیرہ دون عرصہ دراز سے بیمار چلے آتے ہیں (۲۰) دین محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ کی ہمشیرہ صاحبہ بخار میں مبتلا ہیں۔ (۲۱) شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات کی والدہ صاحبہ بعارضہ کنسر سخت بیمار ہیں۔ (۲۲) بابو عبد الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ کا بچہ بعارضہ چیچک سخت بیمار رہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

محترمہ بیگم شاہنواز ایم ایل اے کا مکتوب گرامی

۴۷ لارنس روڈ لاہور

مورخہ ۹ مئی ۱۹۴۶ء محترم حکیم صاحب السلام علیکم۔ مزاج شریف آپ کے مجرب سرمہ نے میری آنکھیں بالکل درست کر دی ہیں آپ نے ایسی نایاب دوا بنا کر ہم سب کو ممنون احسان کیا ہے۔ یہ سرمہ نہایت اچھا ہے۔ اور جو بہن بھائی اسے استعمال کریں گے وہ آپ کے ممنون ہوں گے۔ برائے مہربانی دو شیشیاں (سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ) کی بذریعہ وی۔پی بیگم افتخار الدین کو فی الفور ارسال کر دیں۔ رفیعہ جہاں آرا شاہنواز قبل ازیں ایک گرامی نامہ میں انہیں سرموں کے متعلق محترمہ موصوفہ نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ میری لڑکی نے اسے استعمال کیا ہے۔ اس کی آنکھیں بالکل درست ہو گئی ہیں۔ میں آپ کو اس نایاب شے کے مہیا کرنے پر تہ دل سے مبارکباد دیتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ چیز مقبول خاص و عام ہو گی ٹھنڈا سرمہ دو روپے شیشی سرمہ جواہر والا (رجسٹرڈ) مبلغ دس روپے فی تولہ۔ ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان دارالامان

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہو گا۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو۔ یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست قے پسلی کا درد پیچش نمونیا بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں جو مندرجہ بالا امراض کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں قیمت مکمل خوراک گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک علاوہ

محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمن

دواخانہ محافظ صحت قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے!

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریوِنگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں!

(منیجر)

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۰—۲—۱
پیارے امام کی پیاری باتیں ۰—۰—۱
نماز مترجم باتصویر ۰—۴—۰
پیغام صلح و دیگر مضامین ۰—۴—۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر کارنامے ۰—۴—۰
دنیا کا آئندہ مذہب ۰—۴—۰
آسمانی پیغام ۰—۴—۰
دونوں جہاں میں فلاح پانے کی راہ ۰—۴—۰
نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کے ساتھ ۰—۴—۰
تمام جہاں کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات ۰—۲—۰

۰—۰—۴

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

بواسیر کا شرطیہ علاج

پندرہ روز میں بلا تکلیف دوائی کے لگانے سے اور استعمال سے مسّے گر جائیں گے۔ اور ہر قسم کے عوارض بواسیر کے متعلق مسّوں کے گر جانے کے بعد ہی دور ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا ضرورتمند اصحاب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت حسب ذیل ایڈریس پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ میرا ہزاروں مریضوں پر تجربہ ہے۔ بالکل کوئی تکلیف اور درد نہیں ہوتا وقت ملاقات صبح ۶ بجے سے لیکر ۹ بجے تک شام ۴ بجے سے لیکر ۷ بجے تک

حکیم فضل الٰہی محلہ دارالعلوم نزد گرلز سکول قادیان ضلع گورداسپور

خوشخبری

ہمارے پاس تازہ مال مندرجہ ذیل اشیاء کا مختلف قیمتوں کا آگیا ہے دوکاندار صاحبان منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ Gewels & Cylnders.

(۱) جیبی و کلائی والی مختلف ڈیزائن کی گھڑیاں۔ سلنڈرز و جیولز والی

As with & without Radium (B) Silver & Gold Plated.

(۲) دھوپ میں آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی عینکیں (Goggles) (۳) فونٹن پن (Fountain Pens)

نوٹ:۔ سٹاک محدود ہے جلد آرڈر دیں۔ ورنہ انتظار کرنا پڑے گا۔

The Master Traders Taw Shed Phroze Mahal
3rd Floor Room No. 24 Ibrahim Rahmatula Road
BOMBAY 3

جلد ۳۴ نمبر ۱۱۰

کراچی ۱۱ فروری۔ جنرل پوسٹ آفس کے احاطہ میں دن دہاڑے ڈاکہ پڑ گیا۔ جس سے قریباً اسی ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ ڈاکو تاک ہی میں بیٹھے تھے کہ جب خزانچی اور چپڑاسی امپریل بنک میں روپیہ جمع کرانے کے لئے جانے لگے۔ تو انہوں نے پستول سے تین فائر کئے اور تھیلیاں چھین کر کار میں بیٹھ کر بھاگ گئے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ آج ساڑھے دس بجے پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح میں سوا گھنٹہ تک ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے خاتمہ پر اخباری نمائندوں نے دونوں لیڈروں کے فوٹو لئے۔ پنڈت نہرو نے بعد میں بتایا کہ ان کی مسٹر جناح سے مزید ملاقات کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اب وہ شملہ کانفرنس میں ہی ملیں گے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ تینوں پارٹیوں کی کانفرنس کا اجلاس آج تین بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ اور پونے چھ بجے تک جاری رہا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا کہ کانفرنس کے اجلاس امروز میں اس امر کا جائزہ لیا گیا کہ گفتگو کے نتیجہ خیز ثابت ہونے میں کسی حد تک کامیابی ہوئی۔ اجلاس کل شام کے چھ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔ مولانا آزاد نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ایک دو روز میں آپ کو کوئی خبر مل جائے گی۔

پیرس ۱۱ مئی۔ وزیر خارجہ برطانیہ نے پیرس کانفرنس میں روسی نمائندہ کو بتایا کہ ۲۱ اقوام کی صلح کانفرنس کی مخالفت نہ صرف صلح کانفرنس کے ویٹو کے مترادف ہے۔ بلکہ ان اقوام کے حق پر بھی ایک حملہ ہے جو جنگ میں شریک ہوئیں۔ اور جنہیں اظہار رائے کا حق ہے۔ امریکہ نے تجویز پیش کی کہ پندرہ جون کو صلح کانفرنس منعقد ہو۔ لیکن روس نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ صلح کانفرنس سے قبل صلح نامہ کی بنیادی شرطوں کے متعلق روس امریکہ برطانیہ اور فرانس میں کوئی سمجھوتہ ہو جانا ضروری ہے۔

لاہور ۱۱ مئی سونا ۱۰۴/- چاندی ۱۶۷/- روپے پونڈ ۱۸/۸ روپے

امرتسر۔ ۱۱ مئی۔ سونا ۱۰۴/- روپے

روم ۱۱ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے بادشاہ وکٹر ایمونیل تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ آپ اپنی ملکہ کے ہمراہ نیپلز کی بندرگاہ سے روانہ ہو گئے ہیں غالباً مصر جا رہے ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۱ مئی۔ مولانا آزاد صدر کانگرس نے فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس رپورٹ نے مشرق بعید اور وسط مشرق میں بے چینی پھیلا دی ہے۔ اس کے بہت ہی خطرناک اور دوررس نتائج نکلیں گے۔

لکھنؤ ۱۱ مئی۔ لکھنؤ یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۶ء سے لکھنؤ یونیورسٹی میں بی اے بی۔ ایس۔ سی۔ بی کامرس اور قانون کی جماعتوں میں ہندی اور اردو کی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء کے امتحانات میں طلباء اپنی مرضی سے اردو و ہندی یا انگریزی میں پرچے کر سکیں گے۔ لیکن ۱۹۵۰ء میں اردو یا ہندی استعمال کرنا لازمی ہو جائے گا۔ البتہ ہندی یا فارسی رسم الخط استعمال کرنا اختیاری ہو گا۔

قاہرہ ۱۱ مئی۔ یوم فلسطین کے سلسلہ میں آج مکمل ہڑتال رہی۔ آٹھ ہزار کا مجمع نماز جمعہ سے فارغ ہو کر نکل رہا تھا کہ پولیس کے ساتھ تصادم ہو گیا جس سے بیس آدمی مجروح ہو گئے۔ آج مصر کے طول و عرض میں برطانی امپیریل ازم کے متعلق احتجاجی تقریریں کی گئیں۔

شملہ ۱۱ مئی گول میز کانفرنس کے سلسلے میں مختلف ممالک کے جو نامہ نگار آئے ہوئے ہیں انہوں نے اب تک تیس لاکھ الفاظ کے تار بھیجے ہیں۔ یہ تعداد گذشتہ سال شملہ کانفرنس کے موقع پر ایک ماہ میں جس قدر الفاظ کے تار بھیجے گئے تھے ان سے دو گنی ہے۔ تاروں کی رفتار پنڈت نہرو اور مسٹر جناح میں ملاقات کی خبر سننے کے وقت یکایک بڑھ گئی ہے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے سلسلہ میں تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ شملہ کانفرنس کامیاب ہوئے بغیر کل شام کو ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے متعلق سرکاری اعلان کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ لیبر پارٹی کی جو سالانہ کانفرنس آئندہ ماہ ہونے والی ہے اس میں اس ریزولیوشن پر بھی بحث ہو گی کہ ایٹم بم کی طاقت کے متعلق امریکہ کی اجارہ داری امن عالم کے لئے خطرہ کا باعث ہے۔

شملہ ۱۱ مئی۔ نواب زادہ لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے ایک بیان میں گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ ہندوؤں کی ایک منظم پارٹی راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ مسلمانوں کو مالی اور جانی نقصان پہنچانے کیلئے دیدہ دلیری سے خطرناک تیاریاں کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ فوراً اس جماعت کے خلاف ایکشن لے۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کو بھی چوکنا رہنا چاہیئے۔ اور جماعتی اور انفرادی طور پر حفاظتی سرگرمیاں شروع کر دینی چاہئیں۔

لاہور ۱۲ مئی حکومت پنجاب کے سول سپلائی بورڈ کی سب کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ جن اشیاء کی سپلائی کی حالت بہتر ہے۔ ان پر سے فوراً کنٹرول اٹھا لیا جائے۔ اور باقی ماندہ اشیاء سے کنٹرول اٹھانے کیلئے وقتاً فوقتاً نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ عرب آفس لنڈن کے جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ امریکہ کے سیاسی دباؤ کا نتیجہ ہے اور اس سیاسی دباؤ کی وجہ امریکہ کے یہودیوں کا اثر و رسوخ ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ۱۶ مئی کے اجلاس میں فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ آیا اس معاملہ کو سیکورٹی کونسل میں پیش کرنے کی

لاہور ۱۱ مئی۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میٹرک کا نتیجہ ۳۱ مئی یا اس کے لگ بھگ شائع ہو گا۔

لنڈن ۱۱ مئی مسٹر چرچل کی وزارت کے ایک رکن لارڈ بیور بروک نے جب یہ خبر سنی۔ کہ امریکہ نے برطانیہ کو قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ افسوس کہ ہم نے ایک قلیل اور حقیر رقم کے عوض اپنی عظیم الشان سلطنت بیچ دی۔ اب محنت ہم کریں گے۔ اور اس کا پھل امریکن پائیں گے۔

واشنگٹن ۱۱ مئی قائم مقام وزیر خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۱ مئی۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی طبیعت اچھی ہے اور آپ خوش و خرم ہیں۔ کیپٹن مختار احمد صاحب بخاری بھی بخیریت پہنچ گئے ہیں نیز ہیرا ہالینڈ جانا ویزہ حاصل کرنے کیلئے دس روز تک ملتوی ہو گیا ہے۔

میاں محمد لطیف صاحب بخیریت گھر پہنچ گئے

قادیان ۱۲ مئی۔ الحمد للہ کل میاں محمد لطیف فلائیٹ لفٹیننٹ قادیان بخیریت پہنچ گیا۔ دوران جنگ میں ان کو جاپانیوں نے قید کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کو قبول فرما کر عزیز کو بخیریت گھر پہنچا دیا ہے۔ حضور کا اور سب بزرگان اور احباب جماعت کا خاکسار تہ دل

اور امریکہ کی حکومتیں اینگلو امریکن کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہی ہیں۔ آخری فیصلہ کرنے سے پہلے عربوں اور یہودیوں سے مشورہ ضرور کیا جائیگا۔

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ مشرق وسطے کے پانچ ممالک نے وزیر خارجہ امریکہ کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ عرب ممالک فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیشن کی سفارشات کے خلاف ہیں۔ آج مصر۔ عراق۔ سعودی عرب لبنان اور شام کے نمائندوں کے ایک وفد نے دفتر خارجہ میں جا کر ان سفارشات کے خلاف احتجاج کیا۔

قاہرہ ۱۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اور مصری ماہرین فن عنقریب مصر میں برطانوی ورکشاپوں اور ہوائی اڈوں کا معائنہ کریں گے۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ انگریزوں کو مصر خالی کرنے میں کتنی مدت لگے گی۔ برطانیہ کا خیال ہے۔ کہ مصر خالی کرنے میں پانچ سال کی مہلت درکار ہے لیکن مصری مندوبین کہتے ہیں۔ کہ اس کام کے لئے بارہ مہینے کافی ہیں۔

اعلان برائے انسپکٹر بیت المال: سید اصغر حسین صاحب انسپکٹر بیت المال جو آجکل ضلع جہلم کا دورہ کر رہے ہیں [illegible] اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کو اطلاع کر دیں۔ ناظر بیت المال